اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

# مصباح


زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

یکم مئی ۱۹۳۱ء ۱۲ - ذی الحجہ ۱۳۴۹ھ

چندہ سالانہ ۲ روپے ۸ ر

نمبر ۱ جلد ۵

ایڈیٹر

قادیان دار الامان سے قاضی محمد ظہور الدین اکمل یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے


KHILAFAT LIBRARY

## فہرست مضامین


| | | |
|---|---|---|
| عورتوں کے اندر جرأت و بہادری پیدا کی جائے | ۳/۶ | خطبۂ حضرت امام |
| ۱- ہوائی جہاز میں اُڑنے کی ترکیب | ۷/۱۰ | ماخوذ |
| ۲- دائمی قبض - پتھر کے زمانے کے لوگ - دنیا کی دولتمند عورت | ۱۱/۱۸ | " |
| ۳- مختلف واقعات عالم - ۵- مفید کام - نظم | صـ ۱۹ | " |

# مُراد کو کس طرح پہنچیں؟

سرما کی شب خاموش تھی
چُپ چاپ مَیں بیٹھی ہوئی
کب اس میں ہمت آئیگی
کب اس کی افسردہ کلی
اس پر نحوست کب تلک
کب تک نہ اس کے حال پر
کب ہوش اس کو آئے گی
دل کا یہی پیہم سوال
کیوں ہر گھڑی رنجور ہے
خاتونِ اولیٰ میں کوئی
پھر مُسلمہ یہ آج کی
آخر ہے یہ کیا ماجرا
اتنے میں یوں آئی صدا
شکوؤں گلوں کو ترک کر
ہاں عہد اولیٰ میں سبھی
اُن کی تمنّا تھی یہی
نیّت کے بس ثمرے ملے

بادِ خزاں خوش پوش تھی
دل میں تھی اپنے سوچتی
کب اس میں جرأت آئیگی
ہوگی مسرت سے ہری
اس پر نہ نکبت کب تلک
ہوگی عنایت کی نظر
منزل کو کب یہ پائے گی
کیوں صنف میری ہے نڈھال
خوش کامیوں سے دور ہے
ایسی تہی دامن نہ تھی
کیوں قعرِ ذلّت میں گری
کیوں ہو رہیں اسپر روا
شاید تھی ہاتف کی ندا
اسباب پر کر اک نظر
تکمیل تھی اسلام کی
ہوجائیں ہم اسلام کی
حق سے اُنہیں درجے ملے
پالیگی پھر سب مرتبے

تھے گل و گلبن خشک سے
یارب یہ جنسِ ناتواں
احساس اپنے حال کا
اس کا نہالِ آرزو
یوں بے بسی یہ کب تلک
کھوئیگی کب غفلت کو یہ
آنکھوں سے تھے آنسو رواں
کیوں غم کی یہ تصویر ہے
پاداش کن اعمال کی
سب عالمہ اور شاد تھیں
رنجوں میں ہے یہ مبتلا
ٹھیسیں تھیں میرے قلب میں
تو اس طرح مضطر نہ ہو
کیا مُسلمہ یہ آج کی
رکھتی تھیں وہ پیشِ نظر
تا پلنے والے گود میں
کہدے شمیمہ صنف کو
مٹ جائینگے سب خرخشے

اور زرد پتے جھڑ رہے
کس طرح ہوگی شادماں
کب اس کو تو دیدے گا
دکھلائیگا کب رنگ و بُو
مایوس حسرت کب تلک
ڈھونڈیگی کب شوکت کو یہ
سینہ سے اُٹھتا تھا دھواں
کیا گردشِ تقدیر ہے
اے آہ اس کو یوں ملی
پُر شوکت و آزاد تھیں
اور بے کسی کا آسرا
بے چین تھی مَیں کرب میں
سُن غور سے ارشاد کو
قدموں پہ ہے اسلاف کی
خذ ما صفا دع ما کدر
اسلام کے خالد بنیں
پیدا کرے اس وصف کو

امۃ الحفیظ بیگم شمیمہ

حضرت خلیفۃ المسیح مع حرم سوم محترمہ امّ رفیع و دختر خود سیّدہ ناصرہ تبدیل آب و ہوا کے لئے ۲۶ اپریل کو چند روز کے لئے منصوری تشریف لے گئے تھے۔

عید اضحٰی بدھ کو ہوئی۔

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

KHILAFAT LIBRARY


# مصباح

قادیان دار الامان - مورخہ یکم مئی ۱۹۳۱ء


## عورتوں کے اندر جرأت و بہادری پیدا کیجائے

(حضرت امام کے خطبہ جمعہ کا اقتباس)

**رسول اللہ صلعم کا عملی نمونہ**

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے زمانہ میں بھی صحابہ کرامؓ کے دوستانہ مقابلے کرایا کرتے تھے - جن میں تیر اندازی اور دیگر فنون حرب اور قوت و طاقت کے مظاہرے ہوتے تھے - اور حدیث میں آتا ہے - اسی قسم کے کھیل آپؐ نے مسجد میں بھی کرائے - اور حضرت عائشہؓ سے فرمایا - اگر دیکھنا چاہو - تو میرے پیچھے کھڑی ہو کر کندھوں کے اوپر سے دیکھ لو - نادان کہتے ہیں - یہ حدیث غلط ہے - کیونکہ اس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض ہوتا ہے - کہ آپؐ کھیل دیکھتے تھے - حالانکہ یہی وہ خوبی ہے - جسے چھوڑ کر مسلمان آج تباہ ہو رہے ہیں - اسلام نے مرد کو ہر وقت ہوشیار اور دشمن کے مقابلہ کے لئے تیار رہنے کے لئے حکم دیا ہے - اور اس کے ساتھ ہی عورت کو بھی بزدلی سے بچانا چاہا ہے ؎

## مغلیہ حکومت کے تباہ ہونیکی ایک وجہ

ہندوستان میں مغلیہ حکومت کی تباہی میں عورت کی بزدلی اور مرد کے دل میں عورت کی بے جا محبت کا بہت دخل ہے - غدر کے زمانہ میں انگریزوں کے ہمدردوں نے جب دیکھا کہ باغی فوج نے ایک ایسے مقام پر توپیں رکھی ہیں - جہاں سے صاف انگریزی فوجوں پر زد پڑتی ہے - اور وہ تباہ ہو جائینگی - تو انہوں نے زینت محل کو جو بادشاہ کی چہیتی بیوی تھی - مگر اس خیال سے کہ میرا بیٹا تخت نشین ہو - انگریزوں سے بھی ساز باز رکھی تھی - گو اسوقت تخت اور بادشاہت برائے نام ہی تھی - مگر پھر بھی اسے خواہش تھی - کہ میرا بیٹا اسے حاصل کرے - یہ پیغام بھیجا کہ اگر کچھ فائدہ حاصل کرنا چاہتی ہو - تو یہاں سے توپیں اٹھوا دو - کیونکہ وہ جگہ انگریزی فوجوں کیلئے نہایت خطرناک ہو سکتی تھی - اور خیال ہے - کہ اگر وہاں سے توپیں ہٹائی نہ جاتیں - تو شاید غدر کا نتیجہ بالکل الٹ ہوتا - زینت محل نے بادشاہ سے کہا میرا تو دل گھٹتا ہے - اور میں بیہوش ہو جاؤنگی - یا تو یہاں سے توپیں اٹھوا دو - اور یا پہلے مجھے مار دو - بادشاہ نے اس کے کہنے پر توپیں وہاں سے ہٹوا دیں - [illegible] نتیجہ یہ ہوا - کہ مسلمانوں کے ہاتھ سے حکومت نکل گئی - اگر یہ واقعہ صحیح ہے - تو بادشاہ پر زینت محل کے اس بہانہ کا اسی وجہ سے اثر ہوا - کہ وہ جانتا تھا - یہ توپوں کی آوازیں سننے کی عادی نہیں - اگر اس کے سامنے پہلے بھی توپیں چلتی رہی ہوتیں - تو اسوقت وہ ہرگز - یہ بہانہ نہ بنا سکتی کیونکہ بادشاہ کہہ سکتا تھا - جب پہلے تم ان کی آوازیں سنتی رہی ہو - تو آج کیوں بیہوش ہو جاؤ گی - تو عورتوں کو دلیری اور حوصلہ

کے کاموں سے الگ رکھنے کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ زینت محل نے بادشاہ کو دھوکا دیدیا ؎

## حضرت عائشہؓ کو جنگی کرتب دکھانے کی حکمت

حضرت عائشہؓ کوئی جنگی منظر دیکھ کر ہرگز یہ نہ کہہ سکتی تھیں۔ کہ میرا دل گھٹتا ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں جنگی کرتب دکھاتے۔ اور جنگ میں ہمیشہ کسی نہ کسی بیوی کو ساتھ رکھتے تھے۔ اس سے بعض نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ سفر میں بیوی کو ساتھ رکھنا سنت ہے۔ بیشک ہے۔ مگر اس سے بڑھی سنت یہ ہے۔ کہ عورتوں کے اندر جرأت اور بہادری پیدا کی جائے۔ کیونکہ جب تک ان میں بہادری نہ ہو کوئی قوم جیت نہیں سکتی۔ قومی ترقی میں سب سے بڑی روک عورت کی بزدلی ہوتی ہے۔ مجھے یاد ہے۔ ایک دفعہ ہمارے گھر میں کوئی سیڑھی سے گر پڑا۔ میں اسے بچانے کے لئے کودنے لگا۔ تو میری بیوی مجھے چمٹ گئی۔ کہ ایسا نہ کرو۔ آخر مجھے دھکا دیکر اسے پیچھے ہٹانا پڑا۔ بجائے اس کے کہ وہ یہ خیال کرتی۔ کہ میرا خاوند اسی وقت محبت کے قابل ہو سکتا ہے جب اس کے دل میں جرأت اور بہادری ہو۔ اس نے الٹا مجھے روکنا چاہا۔ پس ہماری جماعت کا فرض ہے۔ کہ عورتوں کو دلیر بنائے۔ صحابہؓ نے عورتوں کی بہادری سے بڑے بڑے فائدے اٹھائے ہیں ؎

KHILAFAT LIBRARY

## جنگ یرموک میں ایک نازک موقعہ پر مسلمان عورتوں کا کارنامہ

جنگ یرموک میں مسلمانوں کیلئے نہایت ہی نازک موقعہ تھا۔ اس میں عیسائیوں کے لشکر کی تعداد چھ سے دس لاکھ بیان کی جاتی ہے۔ اور روم کا بادشاہ یہ عہد کرکے آیا تھا۔ کہ یا تو میں مسلمانوں کو تباہ کردونگا یا خود واپس نہیں آؤنگا۔ اور اگرچہ وہ خود جنگ میں تو شامل نہ ہوا۔ مگر فوج کے پیچھے تمام انتظامات کر رہا تھا۔ اور اس نے اپنے لشکر کے کمانڈر سے جس کا نام غالباً ماہان تھا۔ وعدہ کیا تھا۔ کہ اگر تم کامیاب ہو گئے۔ تو میں اپنی لڑکی کی شادی تمہارے ساتھ کردونگا۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد ساٹھ ہزار تھی۔ اور ان کے میسرہ کو شکست ہو گئی۔ اول تو کسی وقت بھی پہلو کو شکست ہو۔ تو بہت خطرہ ہوتا ہے۔ کیونکہ دشمن گھیرا ڈالکر ساری فوج کو تباہ کرسکتا ہے۔ مگر جس صورت میں فوج پہلے ہی قلیل ہو۔ تو پھر اسکے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔ اور دشمن ایک ایک آدمی چن کر قتل کرسکتا ہے۔ اگر خدا کی نصرت شامل حال نہ ہوتی۔ تو اس دن ایک مسلمان کا بچنا بھی محال تھا۔ کیونکہ دشمن کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ اور پھر بازو سے شکست ہو چکی تھی۔ اسوقت مسلمان عورتوں نے لشکر کو بچایا۔ جو لوگ پیچھے ہٹے۔ ان میں ابوسفیان بھی تھے۔ وہ اگرچہ بڑے بہادر تھے۔ اسلام میں بڑے بڑے کام کر چکے تھے۔ اور اعلیٰ درجہ کے جرنیل تھے۔ مگر جب باقی لشکر پیچھے ہٹا۔ تو ان کو بھی ہٹنا پڑا۔ اسوقت ان کی بیوی ہندہ جو مسلمانوں میں غضبناک نگاہوں سے دیکھی جاتی ہے۔ لکڑی ہاتھ میں لیکر آگے بڑھی اور اپنے خاوند کے گھوڑے پر مار کر کہنے لگی۔ تمھیں شرم نہیں آتی۔ کفر کی حالت میں تو اسلام کا اسقدر مقابلہ کیا۔ اور اب اسلام کی حالت میں پیچھے بھاگتے ہو۔ ابوسفیان کی طبیعت بامذاق تھی۔ وہ یقیناً بہادر آدمی تھے۔ صرف ساتھیوں کے پیچھے ہٹنے نے انہیں مجبور کردیا تھا کہ پیچھے ہٹیں۔ لیکن جسوقت ہندہ نے یہ فقرہ کہا۔ تو انہوں نے چیخکر ساتھیوں کو پکارا۔ اور کہا۔ واپس آؤ۔

یہ بھاگنے کی موت اس موت سے بدتر ہے۔ جو میدان جنگ میں آئے۔ چنانچہ مسلمان پھر آگے بڑھے۔ اور میدان مار لیا۔ تو یہ عورت کا ایک فقرہ تھا۔ جس نے جنگ کا نقشہ بدل دیا۔ اور یہاں تک لکھا ہے۔ کہ نصف گھنٹہ تک عورتیں خود لڑتی رہیں۔ اور جو ڈھیلا ہو گیا تھا۔ چوبیں تناتیں۔ غرضیکہ جو کچھ کسی کے ہاتھ میں آیا لیکر اسکی حفاظت کرتی رہیں۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کا لشکر لوٹ کر واپس آگیا؀

## ایران سے ایک جنگ میں خنساء کی بہادری کا نتیجہ

اسی طرح ایران سے ایک جنگ کے موقعہ پر بھی یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ مسلمان میں ڈالے جائینگے۔ کیونکہ اس سے پہلے روز مسلمان سخت زک اٹھا چکے تھے۔ اور ان کے قریباً بیس ہزار آدمی شہید ہو چکے تھے۔ مسلمانوں کا اسقدر جانی نقصان اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ اسوقت ایک عورت تھی جس کے تین چار لڑکے لڑائی میں شریک تھے۔ ہمارے ملک کی اگر کوئی عورت ہوتی۔ تو اول تو وہ اپنے ایک بچہ کو بھی جنگ میں شامل نہ ہونے دیتی۔ اور اگر بہت ہی مجبور کیا جاتا۔ تو ایک دو کو بھیجتی۔ اور ایک دو اپنے پاس رکھتی۔ اور جسے بھیجتی۔ اسے بھی یہی نصیحت کرتی۔ کہ بیٹا دیکھنا بڑھیا ماں کا خیال رکھنا۔ اور اپنی جان کی فکر رکھنا۔ مگر وہ ماں اور بڑھیا ماں جس کا نام خنساء تھا تین دن کی لڑائی کے بعد جب بظاہر مسلمانوں کے بچنے کی کوئی امید نہ تھی۔ کیونکہ مسلمانوں کو پہلی دفعہ ہاتھیوں سے مقابلہ پڑا تھا۔ اور وہ انہیں پاؤں میں کچلتے جاتے تھے۔ آئی۔ اور بیٹوں سے کہا۔ بیٹو میں نے تمھارے باپ دادا کی عزت میں کبھی خیانت نہیں کی۔ اور میں امید کرتی ہوں۔ کہ اس خدمت کے صلہ میں جو میں نے تمھارے آباؤ اجداد کی عزت کی حفاظت کرنے میں کی ہے۔ تم آج میری عزت کی حفاظت کرو گے۔ اور میدان سے پیٹھ دکھا کر نہیں بھاگو گے۔ اگر خدا تعالےٰ زندگی دے۔ تو کامیاب ہو کر آؤ۔ ورنہ پیٹھ دکھا کر نہ آؤ۔ اس تیر دل عورت کے لڑکوں نے بھی اس دن ایسی جنگ کی۔ کہ سب نے ان کی تعریف کی۔ اور اللہ تعالیٰ کو بھی اس کا اخلاص ایسا پسند آیا۔ کہ اس کے سب بیٹے زندہ واپس آگئے؀

## ایک مسلمان جرنیل کی بیوی

پھر عورت کی بہادری کا ایک اور واقعہ بیان کرتا ہوں۔ حضرت سعد بن وقاصؓ بڑے بہادر آدمی تھے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ کئی جنگوں میں شریک ہو چکے تھے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زندگی میں لڑائی جیسی سخت ہوتی تھی۔ بعد میں کبھی نہیں ہوئی۔ کیونکہ اسوقت آپؐ کی حفاظت کا سوال بھی ہوتا تھا۔ تو آپؐ کے بعد ایک جنگ میں آپؓ جرنیل تھے۔ اور آپؓ کی بیوی بھی ساتھ تھی۔ جو ایک مسلمان جرنیل کی بیوہ تھیں۔ مگر ان کی وفات کے بعد سعد بن وقاصؓ سے شادی کر لی تھی۔ آپؓ کے بدن پر بہت پھوڑے نکلے ہوئے تھے۔ اس لئے جنگ میں شامل نہ ہو سکے۔ عورت کی یہ فطرت ہے۔ کہ بیوہ یا مطلقہ ہونیکی صورت میں دوسرے خاوند کے سامنے اپنے پہلے خاوند کا ذکر نہیں کرتی۔ کیونکہ اگر اس کے دل میں واقعی اس کا احترام ہو۔ اور وہ اس کا نام لیتے ہوئے اس کا اظہار نہ کرے۔ تو یہ غداری ہوتی ہے۔ اور اگر کرے۔ تو دوسرے خاوند کے دل میں رشک پیدا ہوتا ہے حضرت سعد ایک اونچی جگہ پر بیٹھے تھے۔ اور وہیں سے احکام صادر کر رہے تھے۔ آپؓ پرچے لکھ کر پھینکتے جاتے۔ اور سپاہی آگے لیجا کر افسروں کو پہنچاتے جاتے تھے۔ ایرانیوں کا ایک

سفید ہاتھی تھا۔ جو قد و قامت میں بھی بہت بڑا تھا۔ اور لڑائی کے لئے بھی اسے خاص طور پر تیار کیا گیا تھا۔ اس نے مسلمانوں کا ایک قبیلہ سارے کا سارا مار ڈالا۔ اور اس میں سے ایک بھی زندہ نہ چھوڑا۔ سعد بیٹھے پہلو پر پہلو بدلتے۔ مگر بیماری کی وجہ سے کچھ نہ کر سکتے تھے۔ صرف حکم لکھتے جاتے۔ ان کی بیوی کو بھی سخت اضطراب تھا۔ جب اس نے دیکھا۔ مسلمان اس طرح پیسے جا رہے ہیں۔ تو وہ بے اختیار اپنے پہلے خاوند کا نام لیکر چلا اٹھی کہ کاش آج مثنیٰ ہوتا۔ یہ ایک ایسی طنز تھی۔ جو سعد سے برداشت نہ ہو سکی۔ وہ وہ شخص تھے جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائیوں میں بڑے بڑے کارہائے نمایاں کئے تھے۔ اور اب اگر معذور نہ ہوتے۔ تو ضرور میدان جنگ میں ہوتے۔ تاہم ان کی بیوی کا منشاء یہ تھا۔ کہ خواہ کچھ ہو۔ ضرور میدان میں جاؤ۔ بیوی کی اس طنز سے انہیں سخت غصہ آیا۔ اور انہوں نے اسے ایک تھپڑ مار دیا۔ بیوی نے کہا۔ یہ کیا بہادری ہے۔ کہ ایک عورت کو تو تھپڑ مارتے ہو۔ اور دشمن مسلمانوں کو شہید کرتے جا رہے ہیں اور ان کے مقابلہ کے لئے نہیں نکلتے۔ حضرت سعد پر اس کا ایسا اثر ہوا۔ کہ انہوں نے خیال کیا۔ جب میری بیوی کو یہ خیال ہے۔ تو ممکن ہے۔ دوسرے مسلمان بھی یہی سمجھتے ہوں۔ کہ میں ڈر کی وجہ سے میدان میں نہیں آتا۔ اس لئے شام کو انہوں نے سارا لشکر جمع کیا۔ اور کپڑے اتار کر دکھائے۔ کہ دیکھو میرے بدن پر سر سے پاؤں تک پھوڑے نکلے ہیں؟

## لجنات اماء اللہ کا فرض

تو ابتدائی ایام میں مسلمان عورتوں نے بڑا کام کیا مگر اسی وجہ سے کہ انہیں جنگوں میں شامل ہونیکا موقعہ دیا گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ انہیں جنگوں میں شامل رکھتے تھے۔ لڑائی کے فنون سکھاتے تھے اور مشق کراتے تھے۔ مگر اب مسلمانوں نے یہ باتیں چھوڑ دی ہیں۔ میں نے لجنہ اماء اللہ قائم کی ہیں۔ مگر وہ ابتدائی حالت میں ہیں۔ بعض عورتیں بعض اوقات ہمت دکھاتی ہیں۔ مگر کئی ہمت ہار کر بیٹھ جاتی ہیں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ انہیں دلیر بنائیں۔ اور اگر لڑائی میں شامل ہونے کے لئے تیار نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم ان کے اندر اتنی جرأت تو پیدا کر دیں۔ کہ اگر ہم میں سے کوئی **اسلام کیلئے جان دینے کیلئے جائے**۔ تو انہیں بجائے صدمہ کے اس خیال سے خوشی ہو۔ کہ اس ثواب میں ہم بھی شریک ہیں۔ جو آدمی جنگ کے لئے ایسی حالت میں نکلتا ہے۔ کہ اپنے گھر والوں کے دل ٹوٹے ہوئے دیکھتا ہے۔ وہ شکستہ دل ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر اسے یہ محسوس ہو۔ کہ گو فطری طور پر میرے گھر والوں کو میری جدائی کا غم ہے مگر وہ خوش بھی ہیں۔ اور اگرچہ دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ میری حفاظت کرے۔ لیکن اگر میں شہید ہو جاؤں۔ تو بھی انہیں خوشی ہی ہوگی۔ تو وہ اپنے اندر خاص دلیری اور جرأت محسوس کریگا۔ اگر ہم مذہب کو سچا سمجھتے ہیں تو

## موت کیا چیز ہے؟

یہ تو ایک دروازہ ہے۔ خدا تعالیٰ تک پہنچانے کا۔ اور خدا تعالیٰ کے راستہ میں تکالیف اٹھانے سے بڑھ کر انعام اور کیا ہو سکتا ہے؟

KHILAFAT LIBRARY

# ہوائی جہاز میں اُڑنے کی ترکیب

KHILAFAT LIBRARY

[illegible]

ہوائی جہاز کو تم قریب سے دیکھتے ہو۔ تو ایک لمبے موٹر کا سا جسم ہوتا ہے۔ داہنے اور بائیں اس کے بڑے بڑے پَر لگے ہوئے ہیں یہ پَر اُڑنے کے لئے نہیں ہوتے ہیں۔ بلکہ ہوا میں حرکت کر کے توازن قائم رکھنے کے لئے ہوتے ہیں۔ دُم کی طرح ایک پُرزہ نکلا ہوتا ہے جس میں سے دھواں نکلتا جاتا ہے۔ اور آگے ایک چرخی اصلی پَروں کی ہوتی ہے۔ جو بڑی تیزی سے گھومتی ہے +

**یہ کس طرح اُڑتا ہے؟** :۔ ہوائی جہاز کے ہوا میں اُڑنے کے لئے دو باتوں کی ضرورت ہے۔ ایک تو ایسی ترکیب جس سے ہوا میں وہ قائم رہے۔ اور دوسری ترکیب ہوا میں قائم کرنے کی۔ اور اس قائم چیز کو آگے بڑھانے کی ترکیب نہ ہو تو وہ چیز وہیں کی وہیں رہ جائے گی۔ پہلے دیکھو اور چیزیں کس طرح اُڑتی ہیں +

**پتنگ کس طرح اُڑتی ہے؟** :۔ پتنگ کو ہوا اُڑاتی ہے۔ ہوا مشرق سے مغرب کو چلتی ہو۔ تو ہلکی چیز کو اُدھر اُڑا لے جانے کی کوشش کرتی ہے۔ اور دوسری طرف سے اس کو ڈور روکتی ہے۔ ہوا کا زور اس کے نچلے حصہ پر لگتا ہے۔ اور ڈوری اِدھر جانے نہیں دیتی۔ لہٰذا وہ اوپر کو اُٹھ جاتی ہے۔ اگر پتنگ ہوا کے جھونکے کے سامنے اس طرح رہے تو پھٹ جائے مگر اُڑ نہ سکے۔ لیکن پتنگ اس طرح ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اوّل تو ڈوری لچکدار ہوتی ہے اور پھر پتنگ باز اوپر کا کنّا چھوٹا رکھتے ہیں تاکہ پتنگ ٹیڑھی ہو کر اچھی طرح اوپر اُٹھ سکے۔ پتنگ کا کنّا بڑا ہونے کی وجہ سے پتنگ کے اوپر کے حصہ ء الف پر ہوا کا زور ہوگا اور پتنگ کو اُڑا کے نیچے کی طرف گرا دیگا +

**چیل کس طرح اُڑتی ہے؟** :۔ تمام جانوروں کے پَروں میں دو قسم کی حرکت ہوتی ہے اور یہ حرکت ایک ساتھ ہوتی ہے۔ ایک حرکت تو ہوا میں قائم رہنے کی۔ اور ایک حرکت آگے بڑھنے کی۔ تم دیکھو گے کہ اُڑتے وقت کل چڑیاں اپنی دُم کے پَر پنکھے کی طرح پھیلائے رہتی ہیں۔ اس سے اُن کو قائم رہنے میں امداد ملتی ہے۔ اور تیزی سے مُڑتے وقت میں ہوا میں ڈگمگا جائیں۔ ہوا میں قائم رہنے کی حرکت کا یہ اندازہ ہے کہ پَیر اوپر سے نیچے زمین کی طرف حرکت کرے اور آگے بڑھنے کی حرکت یہ ہے کہ ہوا کو اپنے پَروں سے پیچھے پھینکے۔ یہ دونوں حرکتیں مل کر پرند کو اُڑاتی ہیں۔ لیکن تم نے دیکھا ہوگا کہ جب چیل بلند زیادہ ہوتی ہے تو کوئی حرکت نہیں کرتی۔ بلکہ صرف پَر پھیلا دیتی ہے اور گھنٹوں اُڑتی رہتی ہے۔ جیسے تیر رہی ہے یا بہ رہی ہے اس کے کئی وجوہ بیان کئے جاتے ہیں +

اوّل تو یہ کہ تم پوسٹ کارڈ کا آدھا ٹکڑا یا تاش کا ایک پتّا اپنی صرف دو انگلیوں کو دبا کر اوپر کو صفائی سے جھٹکا دو تو تم دیکھو گے کہ ذرا سے اشارہ سے وہ تیر کی طرح کمرے کی چھت میں جا لگے گا۔ ایک ذرا سا اشارہ ہی کافی ہوگا۔ اور وہ بڑی تیزی سے جائیگا۔ وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ ہوا کو وہ پانی کی طرح کاٹتا چلا جاتا ہے۔ اور اگر کہیں وہ چپٹا ہو جائے تو فوراً گر پڑیگا۔ ہوا میں اسکو کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ یہی حالت اوپر چیل کی ہوتی ہے کہ رکابی اگر ویسے پھینکو تو دور نہ جائیگی

اور جس طرح ہلکی ہوتی ہے ویسے ہی اس کو ہاتھ سے جھٹکا دیکر پھینکو تو زیادہ دور تک جائیگی۔ جب چیل خوب تیز ہو جاتی ہے۔ تو وہ اپنے پر تولے رہتی ہے۔ اور اپنے زور میں اُڑتی رہتی ہے ؛

لیکن پھر بھی اس کے پر کو حرکت کرتے دکھائی نہیں دیتے مگر خفیف سی جنبش برابر کرتے رہتے ہیں۔ اگر تم تیرنا جانتے ہو تو یہ بات تمھاری سمجھ میں نہایت ہی آسانی سے آجائیگی۔ تیرنے میں آدمی پانی پر سے بے حس و حرکت چت لیٹ جاتا ہے اور ہاتھ پیر کا ایک خفیف ہلکورا اسقدر سکون اور آہستگی سے دیتا رہتا ہے کہ معلوم بھی نہیں ہوتا۔ اسی طرح چیل بھی اپنے پر تولے اُڑتی رہتی ہے۔ مگر اس کے بازو میں بہت آہستہ آہستہ تموج پیدا کرتے رہتے ہیں ؛

**غبارہ کیونکر اُڑتا ہے ؟** ۔ تم یہ تو جانتے ہو کہ گرم ہوا اوپر کو اُٹھتی ہے۔ کیونکہ وہ ہلکی ہوتی ہے۔ غبارہ ایک بڑی اونچی ترکی ٹوپی کی طرح ہوتا ہے۔ ایک گول حلقہ بانس کا بنا ہوتا ہے۔ جس پر دو لکڑیاں رکھکر دھواں دینے والے چراغ رکھدیتے ہیں۔ چراغ کا دھواں گھٹ گھٹ کر پتنگ کے باریک کاغذ میں بند ہوتا رہتا ہے۔ جب تک خوب دھواں جمع نہیں ہو جاتا۔ اسوقت تک ہاتھ سے کاغذ کو پکڑے رہتے ہیں۔ جب خوب دھواں جمع ہو جاتا ہے۔ تو غبارہ اوپر کو اُٹھتا چلا جاتا ہے۔ کیونکہ دھواں بالکل گرم ہوا پر سوار ہوتا ہے۔ اور پھر معمولی ہوا سے ہلکا ہوتا ہے اس لئے اوپر اُڑا چلا جاتا ہے ؛

**آدمی کیونکر اُڑ سکتے ہیں ؟** ۔ چیل اور پتنگ اور غبارہ کیونکر اُڑتے ہیں؟ تم جان گئے۔ غبارہ کی ترکیب نے انسان کو ہوا میں قائم ہونے کی ترکیب بتائی۔ مشہور جرمنی ہوائی جہاز زپیلن ہوتے ہیں۔ ان میں ایک بڑی بھاری ٹنکی ہوتی ہے جو ربڑ وغیرہ کی ہوتی ہے۔ اور اوپر اُس کے المونیم کا ڈھانچہ لگا ہوتا ہے۔ اس کے اندر اسقدر ہلکی گیس بھری ہوتی ہے کہ تمام ہوائی جہاز کی شیشی اور آدمیوں وغیرہ کو اگر اس میں لٹکا دیا جائے۔ تو یہ معلوم ہو جیسے غبارہ میں چوہیا باندھ دی ہے۔ ان زپیلن ہوائی جہازوں میں وہ گیس بھری ہوتی ہے۔ جو معمولی دو پیسہ والے ربڑ کے غباروں میں بھری جاتی ہے۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ کس طرح یہ دو پیسہ والا ربڑ کا غبارہ ہوا میں اُڑا چلا جاتا ہے۔ زپیلن میں جو گیس بھری جاتی ہے وہ بہت طاقتور ہوتی ہے۔ اسی طرح ہوا میں ٹھہرے رہنے کی ترکیب نکل آئی۔ اور اب یہ ترکیب رہ گئی کہ کس طرح جہاز آگے چلنے لگے ؛

لیکن ایک دوسری ترکیب بھی ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہوا میں جہاز قائم رہ سکے۔ یہ ترکیب انجینروں نے نکالی اصل تلاش انجینروں کو یہ تھی کہ کون سی حرکت ہوا میں پیدا کی جائے جو آدمی کو اوپر ہوا میں اُڑا لئے جائے اور قائم رکھے ؛

KHILAFAT LIBRARY

شاید تم نے ایک کھلونا دیکھا ہو جس کو اُڑتی تتلی کہتے ہیں۔ ہندوستان کے بعض ٹین والے دو دو پیسہ میں یہ بنا کر بیچتے ہیں۔ ایک ٹین کا ٹکڑا اس شکل کا اس کے بیچ میں چھوٹا چھید کر لو۔ چھید کے برابر چھوٹی لوہے کی سلاخ کو گرم کرکے مضبوطی سے پکڑ لو اس کو موڑ دو تو اس میں معمولی پیچ کی سی دھاریاں پڑ جائینگی۔ اس لوہے کی سلاخ میں نیچے کو کنڈا کی صورت

موڑ لو۔ تاکہ ہاتھ سے پکڑ سکو۔ اس کے بعد لکڑی کی گھڑی کو ریل کہتے ہیں۔ اور جس میں ڈورا چڑھا ہوا بازار میں (یعنی پھرکی) لیکر سلاخ میں پہنا دو۔ اب ریل کے اوپر وہ ٹین کی تتلی ڈال دو جس میں چوکھونٹا سوراخ کیا ہے۔ تم دیکھو گے کہ وہ اس طرح چکر کھاتی ہوئی۔ اس سلاخ میں جائیگی جیسے کوئی قطب مینار کے نیچے اترتا ہے کیونکہ اس چوکھونٹی سلاخ پر ایسے نشان بن جاتے ہیں جیسے کہ میناروں اور برجیوں کے زینہ کا راستہ پیچدار ہوتا ہے اور اس لکڑی کی گھڑی یا ریل کو پکڑ کر دوسرے ہاتھ میں سلاخ کا کنڈا پکڑ کر زور سے جو اوپر کو ایک دم نکالو گے تو ٹین کی تتلی فوراً چکر کھا کر تیزی سے نکلے گی اور نکل کر چکر کھاتی ہوئی الگ جا پڑیگی۔ اب تم یہ کرو کہ اس ٹین کی تتلی کے دونو گول کونے جو بجلی کے پنکھے کے پردوں کی شکل کے ہیں موڑ دو۔ اس طرح کہ ایک۔ ایک طرف۔ اور دوسرا۔ دوسری طرف ایسا ٹیڑھا ہو جائے جیسے بجلی کے پنکھے کے پر ہوتے ہیں۔ اب تم جو اس کو سلاخ کھڑی کر کے نکالو گے تو بڑی تیزی سے یہ تیتری چکر کھاتی ہوئی نکلے گی اور اوپر کو سیدھی اڑتی چلی جائے گی اور پھر بڑی دور تک نیچے نیچے گرتے گرتے چکر کھاتی رہے گی۔

اگر تم نے اچھی طرح اس تتلی کے پر موڑ دیئے ہیں تو یہ بہت اونچی جائیگی۔ اس کھلونا سے آدمی کو معلوم ہو گیا کہ ہوا میں کسی قسم کی حرکت پیدا کی جائے جو ہوا میں اوپر کو اٹھ جائے۔ جب یہ معلوم ہو گیا کہ ہوا میں کسی قسم کی حرکت کا پیدا ہونا ثابت ہو گیا کہ اگر اس حرکت کو جاری رکھے تو برابر ہوا میں رہ سکتا ہے۔

ہوائی جہاز میں انجن لگا ہوتا ہے جس میں اسی ٹین کی تتلی اتنے زور سے گھومتی ہے کہ انجن کو اوپر اٹھا لیتی ہے اور ہوائی جہاز ہوا میں اڑنے لگتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھو کہ یہ حرکت ہوائی جہاز کو اوپر اٹھانے کے کام آتی ہے جب جہاز کافی اوپر اٹھ جاتا ہے تو اس فولادی تتلی کی رفتار ایسی کر دیتے ہیں کہ جہاز اوپر کو اٹھتا ہے اور نہ گرتا ہے قائم رہتا ہے۔

**ہوائی جہاز ہوا میں**:۔ دریافت طلب سوال اب یہ ہے کہ کچھ ہو۔ آخر ہوائی جہاز زمین پر کیوں نہیں گر پڑتا ہے۔ مانا کہ ٹین کی تتلی جس وجہ سے جب تک گھومتی رہتی ہے اسوقت تک نہیں گرتی۔ مگر پھر بھی آخر ایسا کیوں ہے۔ ذرا غور کرو تو تم خود وجہ جانتے ہو۔ ہم بتا چکے ہیں کہ اگر کوئی تاش کا پتہ تم اس طرح پھینکو کہ وہ ہوا کاٹتا جائے۔ تو وہ ذرا بھی دور نہ جائیگا۔ برخلاف اس کے اگر کنارہ کی طرف پھینکو گے تو وہ دور تک جائیگا۔ اب تم اسی طرح سمجھ لو کہ تتلی جو اوپر جاتی ہے۔ تو اس کا جانا تمھارے بازو کے زور پر منحصر ہے نہ کہ اور کسی بات پر۔ چونکہ اس کے پر ذرا تھوڑے سے بجلی کے پنکھے کی طرح اٹھے ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ ہوا کو کاٹتے وقت ذرا اوپر کو ہو جاتی ہے۔ اور ہوا کو پھلا کر نیچے چھوڑ جاتی ہے۔ اور اس کا اوپر جانا اس طرح ہو جاتا ہے جیسے تم نے تاش کا پتہ کنارہ کی طرف سے ہوا میں پھینکا۔

پھر اس پر غور کرو کہ آندھی میں کتنی طاقت ہے بڑے بڑے درختوں کو اڑا کر پھینک دیتی ہے۔ ہوائی جہاز کے نیچے اسقدر تند ہوا پیدا ہو جاتی ہے۔ جس پر ہوائی جہاز

KHILAFAT LIBRARY

سوار ہو جاتا ہے اور یہی اصول دراصل تمام جانوروں کے بارہ میں بھی قائم کیا جاتا ہے۔ کہ ان کے پروں کی جنبش ان کے بدن کے نیچے ہوا کو زیادہ کر دیتے ہیں۔ جو ان کو ہوا میں قائم رکھتی ہے۔

**ہوائی جہاز آگے کیونکر بڑھتا ہے؟** :- اس اصول کو تم سمجھ گئے ہو۔ کہ کس طرح تاش کا پتہ کھڑا کھڑا دو انگلیوں کے جھٹکے سے سیدھا اڑ جاتا ہے۔ ہاتھ کا جھٹکا اسقدر زور کا ہوتا ہے۔ کہ تاش کا پتا ہوا کو کاٹتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح تمہاری سمجھ میں یہ بھی آ گیا۔ کہ کس طرح تیتلی اسی اصول کی وجہ سے آگے بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ اس کے کنارے ذرا سے مڑے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ گھومتی ہے تو قطب مینار کے زینہ کی طرح ہوا کو کاٹ کر اوپر چڑھ جاتی ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

اس کے پروں کا رخ اوپر کو ہوتا ہے۔ اسی اصول پر ہوائی جہاز کے پر ہیں۔ آگے بڑھانے والے اصلی پر کا رخ آگے کی طرف ہوتا ہے۔ جو معمولی موٹر کے طاقتور انجنوں کے ذریعہ سے گھومتے ہیں۔ انجن دونو پرزوں کو ساتھ گھماتے ہیں یعنی ہوا میں قائم رہنے والے پرزوں کو اور آگے بڑھانے والے پرزوں کو دونو کو حسب مرضی تیز یا ہلکا کیا جا سکتا ہے۔

ہوائی جہاز کا چلانے والا جہاز چلانے میں ہاتھ سے کچھ کام نہیں لیتا۔ اس کے موٹر چلانے۔ اوپر اٹھانے اور اتارنے کی جتنی کلیں ہیں۔ وہ سب پاؤں سے چلتی ہیں۔ ہاتھوں سے وہ دوسرے کام کر سکتا ہے دوسرے معمولی پرزے ہاتھ سے چلاتا ہے۔ ورنہ سارا کام پاؤں سے لیتا ہے۔ اپنی جگہ پر مضبوطی سے وہ بندھا ہوتا ہے۔ کہ کہیں کسی جھٹکے کے ساتھ ٹوٹ پھوٹ کر گر نہ پڑے۔

**ہوائی جہاز اور خطرہ** :- تم دیکھتے ہو کس طرح چلتے چلتے موٹر رک جاتی ہے۔ وہی انجن ہوائی جہاز والا میں لگے ہوتے ہیں۔ اور اسی طرح یکایک خراب ہو سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں جہاز گیند کی طرح زمین پر گر پڑتا ہے۔ جب یہ حال ہوتا ہے۔ تو ہوائی جہاز والا پاراچیوٹ (ایک قسم کی چھتری کمر میں باندھکر جہاز سے کود پڑتا ہے جیسے ہی آدمی اسکو باندھ کر جہاز سے کودتا ہے۔ ہوا لگ کر آدمی کے بوجھ سے بخود بخود اس طرح کھل جاتی ہے جس طرح معمولی بند چھتری کی موٹھ پکڑ کر خوب اونچی کر کے ایکدم ہاتھ نیچے کر دو۔ تو وہ کھل جاتی ہے۔ چھتری کھول کر اگر اس کی موٹھ میں وزن باندھکر تم قطب مینار یا کسی اور بہت اونچی جگہ سے اسکو چھوڑ دو۔ تو دیکھو گے کہ وہ بہت تیزی سے نہیں گریگی۔ اس چھتری میں ہوا بھر جاتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ آدمی کو لئے ہوئے نیچے اتر آتی ہے۔

## انگلیاں زخمی ہونے پر ۴ سو پونڈ کا معاوضہ

لورپول میں بسکٹوں کے ایک کارخانہ میں بسکٹ بناتے ہوئے۔ ایک ملازمہ کے ہاتھ کی تین انگلیوں اور انگوٹھے کے سرے زخمی ہو گئے۔ ملازمہ نے کارخانہ کے خلاف ہرجانہ کا دعویٰ کیا۔ تو عدالت نے اسے ۴ سو پونڈ بطور معاوضہ کے دلا دیئے۔

# دائمی قبض اور بدہضمی سے محفوظ رہنے کے طریقے

دانتوں کو صاف اور عمدہ حالت میں رکھو۔ (۲) کبھی کھانا جلد جلد نہ کھاؤ۔ بلکہ اس بات کا خیال رکھو کہ ہر ایک لقمہ خوب اچھی طرح سے چبایا۔ اور اُس میں لعاب ملایا جائے۔ جو شخص بدہضمی میں مبتلا ہو۔ اس کا فرض ہے کہ ہر لقمہ کو نگلنے سے پیشتر کم از کم ۳۲ مرتبہ ضرور چبائے۔ (۳) جہاں تک ہو سکے جلدی۔ گھبراہٹ اور فکر سے بچو۔ دل کو خوش رکھو۔ اور ہر معاملہ میں عمدہ پہلو پر نظر رکھو۔ اگر مصیبت نازل ہو تو اُسے خندہ پیشانی سے برداشت کرو۔ دوسرے لوگوں کے معاملات پر وسیع نظر رکھو۔ اور ان کے اقوال سے دل کو رنج نہ دو۔ روزانہ زندگی کے معمولی جھگڑوں سے افسردہ دل نہ ہو۔ بے غرضی کی عادت ڈالو۔ اور ہمیشہ باُمید رہو۔ (۴) روزمرہ باقاعدہ ورزش کیا کرو۔ اس کی طرف سے عدم توجہی برتنا ایک حد تک خودکشی کرنا ہے۔ جن لوگوں کو قبض کی شکایت ہو۔ ان کے لئے مندرجہ ذیل ورزشیں مفید ہیں:-

(۱) پہاڑوں پر چڑھنا۔ (۲) سیڑھیوں پر چڑھنا (۳) بیٹھک لگانا (۴) جسم کے نچلے اور بالائی حصہ کو ایک دوسرے سے زاویہ قائمہ پر لانا۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی ورزشیں ہیں جن سے آنتوں میں تحریک ہوتی ہے (۵) عیش پسندی اور اعلیٰ امیرانہ زندگی سے حذر کرو۔ اس قسم کی سادہ غذا کھاؤ جو قدرتاً تمہارے حسب حال ہو۔ خوراک کی پوری غذائیت پر نظر رکھو۔ (۶) ایک بار کھانا کھانے کے بعد چار یا پانچ گھنٹے تک دوسرا کوئی کھانا نہ کھاؤ کھانا کھانے کے بعد تھوڑی دیر آرام کرو۔ جب تھکے ہوئے ہو تو بغیر آرام کئے کھانا مت کھاؤ (۷) جس شخص کو بدہضمی کی شکایت ہو اُسے لازم ہے کہ دوران خوراک میں پانی نہ پیئے البتہ کھانا کھانے سے گھنٹہ بھر پہلے گرم پانی پینا مفید ہے۔ کھانا کھانے سے فوراً ہی پہلے یا فوراً ہی بعد سرد پانی پینا مضر ہے (۸) اس قسم کے تنگ کپڑے نہ پہنو جن سے دوران خون میں رُکاوٹ پیدا ہو یا پیٹ میں سے خون کی آمدورفت رُکے (۹) کھانا کھاتے وقت نہ تو فکر کرو اور نہ کاروباری معاملہ کی طرف دھیان دو (۱۰) ضرورت سے زیادہ نہ کھاؤ اور کبھی اُس وقت تک نہ کھاؤ جب تک کہ پہلا کھانا ہضم نہ ہولے۔ پیٹ بھرنے سے پہلے کھانا کھانا بند کردو۔ جس شخص کو قبض یا بدہضمی کی شکایت ہو اُسے لازم ہے کہ کبھی کسی دعوت میں شریک نہ ہو۔ جہاں مرغن غذا کھانے کو ملے (۱۱) چائے تیار کرانے میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ پتوں کو پانی میں پڑے ۳ منٹ ہوئے ہوں تو چائے کا پانی نکال لینا چاہیئے۔ چائے کا جو اثر معدہ اور نظام عصبی پر پڑتا ہے اس سے وہ بدہضمی پیدا کرتی ہے۔ اگر ہو سکے تو اس کا نہ پینا ہی مفید ہے۔ (۱۲) کھانا پکانے کے برتن صاف ہونے چاہئیں۔ (۱۳) صرف خراب۔ پکی ہوئی چیزوں سے احتراز کرو (۱۴) دودھ پیتے وقت لمبے لمبے گھونٹ نہ بھرو۔ اگر دودھ ہضم نہیں ہوتا اور پینا ضرور چاہتے ہو

تو اس میں چونے کا نتھرا ہوا پانی جس کو لائم واٹر بولتے ہیں یا تھوڑا سوڈا ملا لیا کرو یا ہر گھونٹ پر کسی ہلکی چیز جیسے بسکٹ وغیرہ کا ایک لقمہ کھا لیا کرو (۱۵) روزمرہ ایک ہی ٹائم پر پاخانہ جانے کی عادت ڈالو اور ہمیشہ اسی ٹائم پر جاؤ۔ پاخانہ میں جھک کر بیٹھو۔ سیدھا بیٹھنے سے یہ طریقہ بہتر ہے۔ (۱۶) پاخانہ لانے کے لئے ملین دوائیں کھانے کی بجائے مناسب غذائیں استعمال کیا کرو۔ موٹے آٹے کی روٹی نہ صرف غذائیت بخشتی ہے۔ بلکہ قبض کی حالت میں بے حد مفید ہے۔ پھلوں کا استعمال بھی بہت اچھا ہے۔ قبض کی حالت میں وہ تمام کھانے جن میں مادہ سیلولوز زیادہ ہو مثلاً چنی۔ سبزی۔ موٹے آٹے کی روٹی اور بعض پھل جو انتوں میں زیادہ مقدار تلچھٹ کی چھوڑتے ہیں مفید ہیں۔ اگر مریض کو خشک اور کم مقدار میں پاخانہ آتا ہو تو اسے چکنائی اور گھی و تیل کا استعمال کرنا چاہیئے جو ایسا کام دیگا۔ جیسے مشین میں تیل دیتا ہے۔ قبض کے لئے انجیر۔ پرول۔ منقی۔ پکے شیریں رسدار آم اور پستہ بھی مفید ہے (۱۷) سخت پانی جس کے اندر معدنی اجزا شامل ہوں قابض ہوتا ہے۔ اس سے بچنا چاہیئے ؀

علی الصبح بیدار ہو کر یا سوتے وقت یا دونو اوقات پر عمدہ سرد پانی کا ایک گلاس پینا مفید ہے مگر اسے گھونٹ گھونٹ کر کے پینا چاہیئے۔ اگر موسم نہایت سردی کا ہو تو نیم گرم پانی کا پینا چاہیئے۔ (۱۸) دائمی قبض کی حالت میں صبح اور رات کے وقت پیٹ پر آہستہ آہستہ ہاتھ پھیرنا چاہیئے (۱۹) دائمی قبض کی حالت میں پانی کے ذریعہ کولن کی صفائی یعنی حقنہ ایک محفوظ اور با اثر علاج ہے ؀

# پتھر کے زمانے کے لوگ

KHILAFAT LIBRARY

جزائر غرب الہند کے بعض جزیروں میں ابھی تک بہت قدیم نسل کے باشندے آباد ہیں ان لوگوں کی عادات اور رسوم بہت ہی عجیب و غریب ہیں ان کی پرستش کے قاعدے بھی تمام دنیا کے لوگوں سے بالکل الگ ہیں بہت ملنسار اور متواضع ہوتے ہیں شکار پر ان کی زندگی کا دارومدار ہے قریباً ننگے رہتے ہیں وہ لومڑیوں گیدڑوں وغیرہ کی پرستش کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کا خیال ہے کہ یہ جانور امن کے دیوتا ہیں۔ شیروں چیتوں اور بھیڑیوں کو وہ شیطانی لشکر خیال کرتے ہیں۔ مگر انہیں مارتے بھی نہیں۔ کیونکہ ان کا ایمان ہے کہ ایسا کرنے سے خباثت کا دیوتا ان پر قہر نازل کریگا۔ اس لئے ان جزیروں کے جنگلوں میں ان درندوں کی کثرت ہے تعجب کا مقام ہے کہ تمام علاقہ میں گائے اور بکری کا نام نہیں۔ اس کی وجہ غالباً یہی ہے کہ جنگلی درندوں نے ان کی نسل کو تباہ کر دیا ہے۔ ان لوگوں کے شکار کا طریقہ بھی عجیب ہے گھات میں چھپے رہتے ہیں۔ اور جو جانور درخت پر بیٹھتا ہے یا کوئی خرگوش وغیرہ پاس سے گذرتا ہے تو ایسا تاک کر پتھر مارتے ہیں۔ کہ شکار وہیں ڈھیر ہو جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ بمشکل ہی کبھی ان لوگوں کا نشانہ خطا ہوتا ہوگا۔ بچپن ہی سے نشانہ بازی کی مشق کرائی جاتی ہے۔ مقابلے ہوتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ مشاق نشانہ باز قبیلہ کا سردار منتخب

کیا جاتا ہے۔ جب کبھی کسی قبیلے کی کسی دوسرے سے جنگ ہوتی ہے تو پتھر ہی بطور ہتھیار استعمال کئے جاتے ہیں۔ شادی کی رسم بھی عجیب ہے۔ سال کے سال بہار کے موسم میں۔ جب نشانہ بازی کا مقابلہ ہوتا ہے تو ہر لڑکی اپنی پسند کے مطابق شوہر انتخاب کر لیتی ہے۔ اگر دو یا اس سے زیادہ لڑکیوں کی نظر انتخاب ایک ہی مرد پر پڑے۔ تو اس کا فیصلہ اس طرح کیا جاتا ہے کہ لڑکیاں آپس میں نشانہ بازی کا مقابلہ کرتی ہیں۔ اور جو لڑکی سب سے جیت جائے۔ پہلا حق اسی کا سمجھا جاتا ہے۔ نشانہ بازی میں عورتیں مردوں سے پیچھے نہیں۔ کیونکہ ان لوگوں کی زندگی اور موت کا سوال اس ہتھیار پر ہے۔ اس لئے قدرتی طور پر وہ اس میں بہت مشاق ہیں۔ ان لوگوں کی ضروریات بہت محدود ہیں اس لئے ان کی زبان بھی بالکل ہی محدود ہے یہ لوگ شرافت کے پتلے ہیں۔ گناہ ان کے ہاں ناپید ہے۔ البتہ نشانہ بازی میں اپنی اپنی فوقیت دکھانے کے لئے کبھی کبھی قبیلوں کے درمیان جنگ ہو جاتی ہے۔ اور جب ایک قبیلہ دوسرے پر غالب آجاتا ہے۔ تو پھر امن و امان کی زندگی کا دور دورہ شروع ہو جاتا ہے۔ سوائے سردار کے کوئی شخص ایک سے زیادہ شادیاں نہیں کر سکتا۔ سردار کو اختیار ہے کہ جس لڑکی کو چاہے۔ اپنے حرم میں داخل کرے۔ مگر اس کے لئے لڑکی کی رضامندی ضرور خیال کی جاتی ہے ؎

دوسرے لوگوں اور سردار میں صرف اسی قدر امتیاز ہے کہ وہ زیادہ بیویاں کر سکتا ہے۔ اور مٹی کا گھر بنا کر رہ سکتا ہے۔ باقی تمام لوگ گھاس پھونس کی جھونپڑیوں میں رہتے ہیں۔ ورنہ عام زندگی میں سردار اور اس کی بیویاں دوسرے لوگوں کی طرح اپنی اپنی روزی آپ مہیا کرتے ہیں کھانے کا طریقہ بھی بہت پرانا ہے پتھروں سے آگ پیدا کر کے اور شکار کو بھون کر کھا جاتے ہیں ؎

KHILAFAT LIBRARY

## دنیا کی سب سے دولتمند عورت

نیویارک۔ مس ایلا ڈینڈل نے جو دنیا میں سب سے زیادہ امیر خیال کی جاتی تھی نہایت سادہ زندگی بسر کرتی ہوئی حال ہی میں دنیا سے رحلت کی ؎

اس کی عمر ۸۴ سال کی تھی۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے پاس چار کروڑ پونڈ نقد جمع تھے۔ اس نے ایک کتا پالا ہوا تھا جس کے ہمراہ وہ ہمیشہ اپنے گھر میں بند رہا کرتی تھی نیویارک کے بہت لوگ اس سے واقف نہ تھے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ سوسائٹی سے علیحدہ رہنا پسند کرتی تھی۔ وہ نیویارک کے گنجان بازاروں میں گاہ بگاہ پرانے فیشن کی گھوڑا گاڑی میں نکلا کرتی تھی ؎

اس کے گھر میں ٹیلیفون یا بجلی کی روشنی بھی نہ تھی۔ اس نے کبھی زیور استعمال نہیں کیا۔ اور نہ اپنی زندگی میں وہ کبھی جہاز میں سوار ہوئی۔ اس کے مکان کے ملحقہ زمین کو خریدنے کے لئے بڑی بڑی رقمیں پیش کی گئیں۔ لیکن اس نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ میرے کتے کے دوڑنے کے لئے اس زمین کی ضرورت ہے ؎

چھ ماہ قبل اس کی بہن مری تھی۔ جس کی لاانتہا دولت

خیراتی کاموں کے لئے مخصوص کر دی گئی تھی۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا۔ کہ اس کے خاندان کے ٹرسٹ نے نصف صدی قبل یہ فیصلہ کیا تھا کہ جب تک اس خاندان کا آخری شخص موجود ہے اس خاندان کا روپیہ خیرات میں نہ دیا جائے۔ نیز اس میں یہ بھی تحریر تھا۔ کہ اس خاندان کا کوئی ممبر اپنی شادی نہ کرے تاکہ روپیہ دوسروں کے ہاتھوں میں نہ پڑے ٭

چنانچہ اس کی بہن کا روپیہ بھی مس ایلا ڈینڈل کے ہی قبضہ میں آیا ٭

ایک دن جب نوکر اس کے کمرہ میں داخل ہوئے تو وہ اپنی چارپائی پر مری ہوئی پڑی تھی اور اس کا کُتا دوسری چارپائی پر لیٹا ہوا تھا ٭

## باندرہ میں ایک عجیب حادثہ

دو بچے جن کی عمریں

۹ اور ۸ سال کی تھیں۔ جن کے علاوہ اُن کے والدین کوئی اور اولاد نہ تھی اور جو بازار روڈ کے نزدیک رہتے تھے اُن کے ساتھ ایک بہت ہی عجیب حادثہ پیش آیا۔ یہ بچے اپنے مکان سے کچھ فاصلہ پر ایک بلی اور ایک کُتے کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ اُنکو ایک بڑا سا صندوق دکھائی دیا جس کے اندر وہ مع اپنے محبوب جانوروں کے داخل ہو گئے۔ اس کے بعد یہ حادثہ پیش آیا کہ صندوق کا ڈھکن گر پڑا اور اسکی کُنڈی بند ہو گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بچے ڈھکن کو کھول نہ سکے۔ صندوق کے بند ہو جانے پر ہوا اندر داخل نہ ہو سکی۔ کیونکہ اس کے کناروں پر ٹین کی پٹی بھی چڑھی ہوئی تھی۔ ایسے صندوق عام طور پر چاول رکھنے کے لئے بنائے جاتے ہیں ٭

یہ واقعہ صبح کے وقت ہوا۔ کچھ دیر بعد اُن کے والدین نے جب اُن کو نہ پایا تو اس خیال سے کہ کہیں راستہ بھول گئے ہوں یا پانی کے اندر جا کر ڈوب گئے ہوں اُنہوں نے گاؤں کے آس پاس اور سمندر کے کنارے اُن کو تلاش کیا لیکن اُن کا پتہ نہ لگا۔ کسی شخص نے اتفاق سے اُس صندوق کو کھولا تو دیکھا کہ بچے اور اُن کے محبوب جانور گھٹے ہوئے پڑے ہیں۔ اور فوراً طبی امداد پہنچائی گئی لیکن معلوم ہوا کہ بچے مر چکے ہیں۔ تاہم دونو جانور کُتا اور بلی بچ گئے۔ پولیس جو موقعہ پر تھی اُس نے تفتیش کی اور اس نتیجہ پر پہنچی کہ اس حادثہ میں کسی شخص کی شرارت شامل نہیں تھی بچوں کا پوسٹ مارٹم معائنہ کیا گیا۔ اور اس کو حادثہ کی موت قرار دیا گیا ٭

KHILAFAT LIBRARY

## دردناک قتل

۱۵/اپریل۔ کل شب کو ایک شخص مسمی رام لال جیسوار جو کانپور کا رہنے والا بتایا جاتا ہے۔ اپنی بیوی کے پاس سو رہا تھا۔ اسی حالت میں اُس نے ایک دھار دار آلہ سے اپنی بیوی کو نہایت بیدردی سے قتل کر دیا۔ اسی اثناء میں اس گھر کی ایک عورت جاگ اٹھی اور یہ وہاں سے بھاگا۔ لیکن پھر دوبارہ کچھ دیر بعد آیا اور اب کی مرتبہ اس نے اپنے سالے کو بھی زخمی کیا اور ایک بچہ کو بھی اینٹوں سے مارنے کی دھمکی دی۔ پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ عورت اُسی وقت مر چکی تھی زخمی ہسپتال بھیجدیئے گئے تھے۔ کچھ شبہ ہوا۔ اور گرفتار کر لیا گیا ٭

## بوڑھے خاوند کو گولی ماردی

نیو جرسی میں - نیلی آنکھوں والی چارلٹ

ازابل میش نامی ایک لڑکی کو خوبصورتی کے مقابلہ میں ایک بیش قیمت "پیالہ" امریکہ کے ایک دولتمند فریڈرک کی طرف سے دیا گیا تھا - یہ فروری ۱۹۲۴ء کا واقعہ ہے - مسٹر فریڈرک نے اسی سال ۷۴ سال کی عمر میں چارلٹ سے شادی کرلی

KHILAFAT LIBRARY

دو سال کے بعد چارلٹ نے مسٹر فریڈرک سے طلاق لے لی - مگر ۱۹۲۸ء میں پھر دونوں نے از سر نو شادی کرلی - ابھی حال کا ذکر ہے کہ ایک رات کو ان دونوں نے ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا - اور خوابگاہ میں جاکر سو رہے - کچھ دیر بعد مکان کے چوکیدار کو کچھ دروازہ پر آواز سنائی دی - جب اس نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ مسز فریڈرک زمین پر پڑی ہے - وہ یہ کہکر بیہوش ہوگئی "ہائے میں نے اپنے شوہر کو گولی ماردی" چوکیدار نے دیکھا کہ اس کا مالک کمرہ میں مرا پڑا ہے - بیچارہ کے سر اور چھاتی میں تین گولیاں لگیں اور وہ دروازہ کے قریب چکرا کر گر گیا *

پولیس نے اس قاتل عورت کو گرفتار کرلیا - عورت کا بیان ہے کہ رات کے وقت کھانا کھانے کے کمرہ میں - میں پاجامہ سینے بیٹھی تھی - میرے شوہر نے دریافت کیا - کیا کر رہی ہو میں نے جواب دیا اطالی زبان پڑھ رہی ہوں - شوہر - کس لئے - کیا کوئی اطالی شوہر تلاش کرلیا ہے - اس کے بعد ہم سونے کے کمرے میں چلے گئے - میرا شوہر شراب پیکر اکثر مجھے تنگ کرتا تھا اس لئے احتیاط کے طور پر میں نے تکیہ کے نیچے ایک پستول رکھ چھوڑا تھا - وہ پھر مجھ سے جھگڑا کرنے لگا - اور کہا کہ دیکھو تمھیں اور تمھارے بچوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردونگا - یہ کہکر وہ میرا گلا گھوٹنے لگا - اپنی جان بچانے کے لئے میں نے پستول اٹھالیا - اور اس پر فیر کردیا - وہ گولی کھاکر مجھ پر جھپٹا - اسوقت میں نے پھر فیر کیا - اور اسکی زندگی کا خاتمہ ہوگیا *

## ایک ہندو اور دو مسلم خواتین ڈوب گئیں
### ایکدوسرے کو بچانیکی مبارک جدوجہد

بھاگلپور ۱۴ اپریل

موجودہ فرقہ دارانہ اختلافات کی فضاؤں میں اس خوفناک قصہ کو تعجب سے سنا جائیگا - کہ دو مسلمان عورتیں گنگا کے کنارے کولا گھاٹ پر نہارہی تھیں - جن میں سے ایک کا پیر پھسل گیا - اور وہ گہرے پانی میں ڈبکیاں لینے لگی - اس کی دوسری ساتھی خاتون نے اس کو بچانے کی کوشش کی لیکن اس کوشش میں خود بھی وہ خطرہ میں پڑ گئی - ایک ہندو خاتون نے اس دردناک منظر کو دیکھا - اور فوراً نہایت جرأت سے کام لے کر وہ ان دونوں مسلم خواتین کو بچانے کے لئے پانی میں پھاند پڑی - لیکن افسوس کہ اس کی کوشش نہ صرف بیکار گئی - بلکہ وہ بھی خطرہ سے بچ نہ سکی - اور تینوں خواتین گنگا کی موجوں میں غائب ہوگئیں *

## قتل کر کے تمام زیور اتار لیا

کلکتہ - ۱۱ اپریل - ضلع ہوڑہ کے ایک موضع میں کل شب کو ایک معزز بنگالی خاندان کی ایک ماں اور ایک بیٹی کے ساتھ جبکہ وہ ایک کمرہ میں سو رہی تھیں - ایک مہلک حادثہ پیش آیا - یہ عورتیں رائے بہادر اشونوش باسو ایڈووکیٹ وچیئرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کے

داماد مسٹر جہندر کمار بسواس کی بیوی اور بیٹی تھیں - بیٹی کے حال میں بچہ پیدا ہوا تھا - اور وہ اسی کمرہ میں مع اپنی ماں کے سو رہی تھی - اور اُس کا باپ ایک دوسرے کمرہ میں سو رہا تھا - آدھی رات کے قریب بچے کے روتے پر مسٹر بسواس جاگ اُٹھے اور جب دروازہ کھولنے کی تمام کوششیں ناکام رہیں تو کمرہ کو توڑ کر اندر داخل ہوئے اور ماں اور بیٹی (یعنی اپنی ساس اور بیوی) دونو کو مقتول پایا اور اُن کی گردنیں اُن کے جسموں سے جدا :

زیورات جو وہ پہنے ہوئے تھیں سب اُڑا دیئے گئے - مگر بچہ کو نہیں چھوا - ایک کھڑکی کے برابر بانس لگا ہوا ملا جو یقین کیا جاتا ہے کہ مکان میں داخل ہونیوالوں نے کمرہ میں داخل ہونے کے لئے استعمال کیا تھا : ملزم کو گرفتار کر لیا گیا -

## خاوند کو پھانسی ملنے پر بیوی کی دیوانگی

لاہور ۲۴ اپریل :- کل ہائی کورٹ میں مسٹر جسٹس بھرڈے اور مسٹر جسٹس ٹیپ کے روبرو ایک عورت مسمات بھاگی کی اپیل سماعت کیلئے پیش ہوئی - جسے سشن جج نے اس جرم میں حبس دوام کی سزا دی تھی - کہ اس نے اپنی تین لڑکیوں کو قتل کر دیا تھا - عدالت سشن میں اس کی صفائی میں بیان کیا گیا تھا - کہ ۲۷ نومبر ۱۹۳۰ء کو اس کا خاوند قتل کے جرم میں پھانسی پر لٹکایا گیا تھا - پھانسی دیئے جانے کے وقت وہ موجود تھی - خاوند کی موت سے فارغ ہونے کے بعد جب وہ اپنے گاؤں میں واپس آئی تو اس کی حالت پاگلوں کی سی تھی - اُسی روز شام کے وقت وہ اپنی تینوں لڑکیوں کو قریب کے کنوئیں پر لے گئی بڑی دو لڑکیوں کو جن کی عمر ۸ سال اور ۴ سال تھی کنوئیں میں دھکیل دیا - اور پھر شیر خوار بچی کو گود میں لے کر خود بھی کنوئیں میں کود گئی - اسے کنوئیں میں کودتے ہوئے گاؤں کے دو مہتروں نے دیکھ لیا تھا - ان میں سے ایک نے اپنی پگڑی اُتار کر کنوئیں میں لٹکائی - اور بھاگی سے کہا - کہ وہ اسے پکڑے - پھر ان دونوں نے مل کر اسے کھینچ کر کنوئیں سے باہر نکالا - تینوں لڑکیاں مر چکی تھیں سشن جج نے بھاگی کو حبس دوام کی سزا دیتے ہوئے اس کا معاملہ ہائی کورٹ میں بھیج دیا - اور اس کے ساتھ رپورٹ کی - کہ اس سے یہ جرم اس وقت سرزد ہوا جب وہ خاوند کی موت کے باعث رنج و غم سے نڈھال ہو رہی تھی - اس لئے حکومت سے اس کی سزا میں تخفیف کی سفارش کی جائے - فاضل ججان ہائی کورٹ نے اپیل مسترد کرتے ہوئے کہا - کہ یہ امر ثابت ہو چکا ہے - کہ بھاگی نے اپنی تینوں لڑکیاں کنوئیں میں پھینکیں جس سے ان کی موت واقع ہوئی - اس لئے قانون کے تابع اس کی سزا میں کمی نہیں کی جا سکتی - لیکن اس کے ساتھ ہی یہ امر بھی صاف اور واضح ہے - کہ اس وقت وہ رنج کے باعث پاگل ہو رہی تھی - اسے اپنے آپ پر قابو نہ تھا - اس لئے حکومت سے سفارش کی جاتی ہے کہ اس کی سزا میں مناسب تخفیف کر دی جائے :

## تیس سال تک بالکل خاموش رہا

ایک شخص جس کا نام ریب فرومر تھا - کامل تیس سال تک خاموش رہا - اس

عرصہ میں اس نے کوئی آواز نکالی - اور نہ ایک حرف بولا - یہ سخت حیرتناک نفس کشی اس نے اپنے اوپر آپ عائد کر لی تھی معلوم ہوا ہے کہ فرومر ایک روز سخت غصہ میں تھا اس نے اپنی نئی بیاہی ہوئی بیوی کو بہت گالیاں دیں - جو اس واقعہ کے بعد بہت جلد سخت تکلیف دہ مرض سے فوت ہوگئی - فرومر کو خوف ہوگیا - کہ اس کے گالیاں دینے کے سبب سے اس کی چاہتی بیوی مرگئی - ۱۹۲۸ء میں فرومر کا انتقال ہوا - جرمنی اور پولینڈ کے اخبارات نے اس کی زندگی کے حالات لکھے - منجملہ اس کے یہ بھی لکھا کہ یہ شخص تیس سال تک یعنی اپنی بیوی کے مرنے سے ابتک نہ بولا - اور اپنے وعدہ میں پختہ نکلا ؂

## ۸۸۸ بچوں کا باپ

مولائے اسمٰعیل سلطنت مراکو میں شریفی خاندان کا نہایت ہی جلیل القدر بادشاہ تھا وہ اپنی رعایا کا سچا حقیقی باپ تھا - رات دن اُن کی فلاح و بہبودی کے خیال میں مستغرق رہتا تھا - شہر طانیلات اُس کا دارالسلطنت تھا - اُس نے ستاون سال تک سلطنت مراکو پر حکمرانی کی - مراکو میں بادشاہ وقت اور تمام مسلمانوں میں یہ دستور ہے کہ ان کی بیویاں بہت سی ہوتی ہیں - اسی دستور کے مطابق مولائے اسمٰعیل کے بھی بہت سی بیویاں تھیں - جب اس بادشاہ کا ۱۷۲۷ء میں انتقال ہوا - تو اس وقت اُس کے ۵۴۸ لڑکے اور ۳۴۰ لڑکیاں زندہ موجود تھیں ؂

## لڑکی تبدیل کردی گئی

پیرس - ۱۴ اپریل - پیرس کے ایک وکیل سیٹرے ادتھر ملر نے عدالت میں درخواست دی ہے کہ جس عورت کو وہ زائد از تیس سال سے اپنی لڑکی سمجھتا تھا وہ دراصل اسکی لڑکی نہیں ہے لہذا اس امر کا فیصلہ کردے -

اس سلسلہ میں ایک نہایت دلچسپ قصہ بیان کیا گیا ہے - ملر کی طالب علمی کے زمانہ میں ہی اس کا تعلق آسٹریلین سے ہوگیا تھا - لیکن تعلق کے کچھ عرصہ بعد ہی اسکو انڈو چائنا میں ملازمت کیلئے جانا پڑا - اس نے اس نوجوان عورت کو ایک انجمن کے ڈائرکٹر کے سپرد کردیا - جہاں کہ ۱۸۹۷ء میں اسکے ایک لڑکی پیدا ہوئی -

لیکن جب چند سال بعد وہ پیرس واپس آیا تو اس انجمن کے ڈائرکٹر نے اس کو ایک لڑکی دی جس کے متعلق بتلایا کہ یہ اس کی لڑکی ہے اور وہ اس کی پرورش کرنے لگا -

اس لڑکی کی پرورش اور تعلیم کے تمام اخراجات میٹر ملر نے ہی برداشت کئے - آخر ۱۹۱۵ء میں اس لڑکی نے ایک تاجر سے شادی کرلی -

KHILAFAT LIBRARY

اب مسٹر ملر کا بیان ہے کہ چھ سال قبل اسکو اطلاع موصول ہوئی تھی - جسکے متعلق طویل تحقیقات کے بعد اسکو یہ اطمینان ہوگیا ہے - آسٹریلین خاتون اپنی لڑکی کو اپنے ہمراہ لے گئی تھی اب امریکہ میں اس لڑکی کی شادی ہوچکی ہے - اور اسکی ماں مرچکی ہے - اس کا بیان ہے کہ انجمن کے ڈائرکٹر نے اسکی واپسی پر اسکی اصلی لڑکی کے نام سے دوسری لڑکی اسکے حوالے کردی - عنقریب ہی یہ شخص انجمن کے ڈائرکٹر اور لڑکی کے خاوند پر تیرہ سو پونڈ کا دعویٰ دائر کرنیوالا ہے - جو کہ اس نے لڑکی کی تعلیم پر صرف کئے ہیں ؂

# پچاس مفید کام

**نمبر ۱ صحت جسمانی** (۱) ورزش جسمانی (۲) غسل (۳) کپڑے کی صفائی (۴) زود ہضم غذا (۵) بھوک سے کھانا کھانا (۶) نیند اور آرام

**نمبر ۲ کسب معاش**:- (۷) روپیہ پیدا کرنا (۸) پس انداز بڑھانا (۹) عام کفایت شعاری۔

**نمبر ۳۔ اخلاقی اور دماغی تربیت**:- (۱۰) عبادت (۱۱) بڑوں کا احترام (۱۲) حسن اخلاق (۱۳) ایمانداری (۱۴) انصاف (۱۵) تحمل (۱۶) ضبط نفس (۱۷) متانت (۱۸) اعتدال (۱۹) استقلال (۲۰) صلح جوئی (۲۱) ایفاء وعدہ (۲۲) پابندی (۲۳) حجت کرنے سے بچنا (۲۴) طعن کرنے سے بچنا (۲۵) غیبت سے بچنا (۲۶) عیب جوئی سے بچنا (۲۷) کم گوئی (۲۸) خودداری (۲۹) اپنی ذات پر بھروسہ (۳۰) خوش مزاجی (۳۱) ہمدردی (۳۲) صداقت (۳۳) خودغرض نہ ہونا (۳۴) مستعدی (۳۵) محنت (۳۶) اولوالعزمی (۳۷) مردانگی (۳۸) توجہ کامل (۳۹) پاکیزگی خیالات (۴۰) قوت فیصلہ (۴۱) قوت ارادی (۴۲) مایوس نہ ہونا (۴۳) ہر کام کو پوری طرح انجام دینا۔

**نمبر ۴ حقوق خاندان**:- (۴۴) بچوں کی نگہداشت (۴۵) بچوں کی تعلیم کی نگرانی (۴۶) بچوں کو کفایت شعاری کی تعلیم (۴۷) حقوق خاندان کی ادائگی۔

**نمبر ۵ نفع خلائق**:- (۴۸) نفع خلائق کے کام (۴۹) ذاتی نفع پر قوم کا نفع مقدم رکھنا (۵۰) ذاتی نفع پر ملک کا نفع مقدم رکھنا *

## لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ

ہمارا اجلاس اپریل ۱۲ تاریخ کو پریذیڈنٹ صاحبہ کے مکان پر بوقت ۲ بجے ہوا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھا بارونق ہوا۔ پہلے تلاوت قرآن شریف محمودہ بیگم اہلیہ جناب محمد شفیع صاحب سب انسپکٹر نے کی۔ اور پھر پریذیڈنٹ صاحبہ نے سورۃ بقر کا ایک رکوع با تفسیر پڑھا۔ پھر امۃ الرحمٰن بنت میاں محمد عبداللہ ٹیلر ماسٹر نے مسیح کی آمد پر مضمون پڑھا۔ پھر اقبال بیگم اہلیہ میاں عبدالرحیم صاحب نے مصباح میں سے ایک دو مضمون پڑھے۔ اور پھر امیرہ بیگم نے ایک دو نظمیں پڑھیں اور پھر ایک چھوٹی بچی نے ایک کتاب میں سے مضمون پڑھا۔ دعا پر اجلاس ختم ہوا۔

خاکسار اہلیہ میاں محمد عبداللہ صاحب ٹیلر ماسٹر سکرٹری لجنۃ اماء اللہ


## شربتِ فولاد

**عورتوں کی بیماریاں متعلقہ رحم کمی و بیشی حیض ناطاقتی اٹھرا اور ہسٹیریا کی بہترین دوا ہے**

چودھری محمد حیات صاحب احمدی سب پوسٹ ماسٹر رینالہ خورد سے لکھتے ہیں۔ کہ ایک شیشی شربت فولاد سالانہ جلسہ کے موقعہ پر خرید کی تھی۔ اور گھر میں استعمال کرائی گئی تھی جس سے فائدہ ہوا ہے۔ لہذا معروض ہوں۔ کہ ایک شیشی شربت فولاد اور وی پی فرما کر مشکور فرمائیں۔

قیمت فی شیشی پچاس خوراک ایک روپیہ۔ محصول ۸ر

تیار کردہ فیض عام میڈیکل ہال قادیان


KHILAFAT LIBRARY

# سسرال میں میکے کی یاد

جاؤں خدا یا جلد میں. اپنے وطن ہنسی خوشی
اُمّی سے مل کے خوب ہی روؤں گی اور کہونگی میں
دیکھنے کو تمھیں بہت دل میرا بے قرار تھا
ابّا میاں کی خوشیوں کی ہوگی نہ کوئی انتہا
شکر خدا کا اس نے اب تم سے ہمیں ملادیا
زیادہ سبھوں سے بھائی جان چاہتے تھے مجھے مگر
کتنے برس گذر گئے آپا سے بھی نہیں ملی
وہ جو نہ ہونگی گھر ہی تو ان کو وہاں بلاؤں گی
یاد ضرور کر رہی ہوگی بہن بدر مری
آئی تھی میں یہاں تو جب تھی وہ بہت ہی ننھی سی
ہم سنیں ساری آئینگی اور سہیلیاں مری
اس گھڑی خوش نصیب پھر شاید ہی مجھ سا ہو کوئی
اُمّی! اکیلی دور اب تم سے نہیں رہوں گی میں
اُمّی! تمھاری چھاتی سے ملنے کا اضطرار تھا
دے کے دعا کہیں گے وہ اپنے مجھے گلے لگا
دیکھنے کو تھے مضطرب تم کو ہمیں دکھا دیا
پوچھتے رہتے بار بار ہوتی ہیں غمزدہ اگر
آ کے یہاں ہی سب کو ہائے دیکھنے کو ترس گئی
وہ نہ گر آسکیں تو خود پاس ہی اُن کے جاؤنگی
دیکھ کے مجھکو۔ دوڑ کر گود میں مری آئیگی
اب تو نہ ہوگی اس کی وہ باتیں ہی تتلی پہلی سی
ہنستی ہوئی کہانیاں اپنی انھیں سناؤں گی

KHILAFAT LIBRARY

# بیوی کا شکوہ شوہر سے

جوان شوہر جو رات کو دیر سے گھر میں آتے ہیں یا تیوہار بزم دوستاں ہی میں گذارتے ہیں۔

او دوستوں کے شیدا گھر کا خیال بھی ہے
تم دوستوں میں بیٹھے خوشیاں منا رہے ہو
لیکن غریب بیوی مہجور ہو رہی ہے
گھر اب تمھارا گھر ہے۔ یا ایک قید خانہ
اصلاح کی ضرورت۔ اب ہے معاشرت میں
پردہ ہے جزو ایمان! ہوگا ضرور ہوگا
تم بھی تو اس میں آکر جلوہ کبھی دکھاؤ
او محو شادمانی کوئی ملال بھی ہے
عیش و طرب کی باتیں ان کو سنا رہے ہو
قید معاشرت سے مجبور ہو رہی ہے
عنوان طلب ہے۔ اب تک کیوں عجیب افسانہ
مضمر ہے راز ہستی۔ تعلیم و تربیت میں
لیکن یہ مصلحت کا ایما ضرور ہوگا
جانے کے وقت جاؤ آنے کے وقت آؤ

ایک قلب مضطرب کو تسکین تو دلادو
اک غمکدے کو آخر خلد بریں بنادو

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

اخبار مصباح - قادیان دارالامان - ضلع گورداسپور (پنجاب)

یہ پھول میز پوشش کے کونوں کے لئے نہایت موزون ہے - پتیاں سبز - پھول گلابی - ٹہنی نسواری رنگ سے کاڑھیں؛

راقمہ صغرا بیگم اہلیہ شیخ غلام حسنین صاحب
سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔